مرکز جهانی علوم اسلامی

کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی
۱۳۸۵

مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

پایان نامه کار شناسی ارشد

رشته فقه و معارف اسلامی

ترجمه : **مأساة الزهراءؑ** علیها السلام (جلداول)

عنوان : مظلومیت حضرت زهرا(س) (بزبان اردو)

مؤلف :

علامه سید مرتضی عاملی دام عزه

ترجمه بزبان اردو

استاد راهنما :

حجة الاسلام و المسلمین محمد علی رمضانی

استاد مشاور :

حجة الاسلام و المسلمین سید قرة العین عابدی

دانش پژوه :

سید علی افضل زیدی

سال ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ٦٤٣
تاریخ ثبت:

▣ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

▣ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو عصمت کبریٰ، خاتون جنت، بتول عذرا، طاہرہ مطہرہ، ام ابیہا، ام الائمۃ، ام الحسنین، بی بی دو عالم، حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نام جن کی سیرت طیبہ ہمارے لئے نمونہ عمل ہے، کرتا ہوں۔

تقدیم و تشکر

با تشکر فراوان از مسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی و مدرسه فقه و معارف اسلامی حوزه علمیه قم که طلاب را باتدوین پایان نامه زمینه پژوهش و قلم زدن را فراهم نموده اند و باسپاس و و قدر دانی از استاد راهنما حجة الاسلام و المسلمین آقای محمد علی رمضانی که در ترجمه این کتاب از راهنمائی و هدایت ایشان بهره فراوان گرفتم و هم چنین ممنون و متشکرم از استاد مشاورحجة الاسلام و المسلمین آقای سید قرةالعین عابدی که بنده راازمشوره های علمی بهره مند فرموند.

از خداوند منان توفیق مزید آن در افا ضه علم و دانش و ادامه های علم برای شاگردان مکتب امام صادق ؑ خواستار ایم.

چکیده مطالب:

کتابی که بنده بعنوان پایان نامه ترجمه کرده ام این کتاب بسیارمهم وگران بها تالیف علامه سید محقق جعفر مرتضیٰ عاملی (دام برکاته)می باشد.

دراین کتاب سیرت طیبه حضرت فاطمه الزهرا سلام الله علیها تجزیه وتحلیل شده است و این کتاب برای اهل تحقیق باعث حیرت می باشد ودر این کتاب منابع اهل سنت وشیعه را آورده ایم واستدلال کرده ایم که سیرت طیبه حضرت زهرا سلام الله علیها در جهات مختلف برای عالم اسلام الگومی باشد.

دراین کتاب از تولد حضرت زهراتا شهادت آنحضرت رامطرح کردیم و آن را مورد نقد وبررسی قراردادیم وگفته ایم که آن حضرت از میوه بهشت به دنیا آمده است وبه آیه تطهیر ونص رسول عصمت آنحضرت راثابت می کنیم وحضرت زهرارا به همین خاطر بتول می گویند که : از حیض ونفاس پاك بوده است. ومنزلت حضرت زهرا نزد اصحاب به حدی بوده که درخواست شخین دلیل برمنزلت آنحضرت می باشد

ومورد نقد وبررسی قرار دادیم که بعضی ها می گویند که چرا حضرت زهرا سلام الله علیها دررا باز کرد؟

در جواب آنها می گوئیم که:اگر غیراز حضرت زهرا کسی دیگر جواب می داد قطعاً حق وحقیقت تباه ونابود می شد .وشاید هیچ یك ویابگوئیم بسیاری ازما نه شیعه علی بودیم ونه حق وصداقت را می شناختیم واسلام عزیزحدیث دیگری می داشت .

وبرخی از روایات می گویند مهاجمان وارد خانه حضرت زهرا نشدند پس چگونه این گفته صحیح است که آنان زهراسلام الله علیها رازدندوجنین راسقط کردند وما ثابت کردیم که نه به مصلحت حاکمان است ونه به مسلحت دوستداران ومحبانشان که مردم این واقعه را برای هم نقل کنندوجزئیات آن آگاه شوند لذا به خود ودیگران اجازه نمی دادندکه آن رازبان به زبان نقل کنندبلکه دیده ایم برخی نقل این قضیه را جرم می دانند که کیفرهائی برای ناقلان آن در پی دارند.

و ثابت کرده ایم که حضرت محسن به سبب تعدی و تجاوز به حضرت زهرا سقط شده است نه بصورت طبیعی ومتون فراوان وبلکه متواتر دراین مطلب دلالت دارند.

ودرباره شهادت حضرت زهرا سلام الله علیها فیلسوف محقق آیت الله محمد حسین اصفهانی می گوید:

ولست ادری خبر المسمار

سل صدرها خزانة الاسرار

من داستان میخ در رانمی دانم

از سینه اش مخزن الاسرار بپرس.

فہرست مطالب

پیش لفظ...۱

پہلی فصل:

حضرت زہرا(س) کی عصمت اوران کا مقام..۲۴

آغاز سخن...۲۶

حضرت زہراؑ کی ولادت...۲۴

جناب مریمؑ افضل ہیں یا جناب فاطمہ(س)..۲۶

جناب زہراؑ کا مقام..۳۳

جناب زہراؑ عالمین کی خواتین کی سردار..۳۵

جناب زہراؑ کی اجتماعی سرگرمیاں..۳۷

جناب زہراؑ ام ابیہا کے روپ میں..۴۶

غیراختیاری عصمت یا کچھ اور؟...۴۸

مقام عصمت پر ماحول کے اثرات...۵۱

بغاوت کے امکانات.....۵۴
الف: جناب نوح اور لوط کی بیویاں.....۵۴
ب: فرعون کی زوجہ آسیہ.....۵۷
ج: مریم بنت عمران.....۶۰

فصل دوم:

جناب زہراؑ اور علم غیب.....۶۴
حضرت زہرا (س) کی زندگی میں غیبی عناصر.....۶۶
فکری ارتباط کافی نہیں.....۷۵
جناب زہراؑ کا حیض ونفاس سے پاک وپاکیزہ ہونا.....۷۶
روایات کی تاویل.....۸۳
کیا جناب زہراؑ عالم اسلام کی پہلی مؤلف ہیں؟.....۸۵
مصحف فاطمہؑ میں شرعی احکام.....۸۷
مصحف فاطمہ کی احادیث میں اختلاف.....۹۴
اختلاف کا دوسرا رخ.....۹۵

تیسری فصل

سلیم بن قیس نامی کتاب پر تنقید اور قابل مذمت اقدام.....۹۹
آغاز سخن.....۱۰۱
اپنے اقوال کو غیر معتبر قرار دینا.....۱۰۳
میں نے تمام دانشوروں کے ساتھ بحث ومباحثہ کیا.....۱۰۶

جناب زہرا(س) کو سے انکار، ظالموں کو بری الذمہ کردینے کے مترادف ہے.....۱۰۷
یہ اہم نہیں اور نہ ہی اسکا میرے عقیدہ سے کوئی تعلق ہے............۱۰۹
پیچ وخم راستہ..........۱۱۴
اجتہاد اور اس میں خطاء کا احتمال..........۱۱۶
سلیم بن قیس کی کتاب..........۱۱۸
سلیم بن قیس کی کتاب قابل اعتماد ہے..........۱۱۹
سلیم بن قیس کی کتاب پر اعتراض کی وجہ..........۱۲۴
چوتھی فصل
شیخ مفید کا نظریہ..........۱۳۳
آغاز سخن..........۱۳۵
دانشوروں کے اقوال سے استدلال..........۱۳۶
جناب فاطمہؑ کی مظلومیت پر اجماع..........۱۳۸
شیخ مفید کی کتاب الاختصاص..........۱۵۲
کتاب الاختصاص کے نسخے..........۱۵۸
پانچویں فصل
کاشف الغطاءؒ اور شرف الدینؒ کے نظریات..........۱۶۰
کاشف الغطاء کا کلام..........۱۶۲
کاشف الغطاء کا استدلال..........۱۶۲
سید عبدالحسن شرف الدین (رح) کا نظریہ..........۱۸۰
شاہد اور دلیل..........۱۸۶

چھٹی فصل

محبت اور احترام..........۱۸۶
آغاز سخن..........۱۸۹
بحث کے نکات..........۱۹۱
حضرت علیؑ سے دشمنی اور حضرت زہراؑ کا احترام..........۱۹۳
اصحاب کی نظر میں جناب زہراؑ کا احترام..........۲۰۰
کیا علیؑ (معاذ اللہ) باغی ہیں؟..........۲۰۳
معافی کی درخواست مرتبہ زہراؑ کی عکاسی کرتی ہے..........۲۰۶
دونوں بزرگوں کا جناب زہراؑ سے رضامندی طلب کرنا..........۲۱۱
ناکام حیلہ..........۲۲۲
جناب زہراؑ کی قبر کہاں ہے؟..........۲۲۳
جاحظ کی بہادری..........۲۲۴

ساتویں فصل

جناب زہراؑ نے دروازہ کیوں کھولا..........۲۳۳
حضرت علیؑ کی غیرت و مردانگی..........۲۳۶
پردہ دار خاتون دروازہ نہیں کھولتیں..........۲۴۱
اگر فضہؑ جواب دے دیتیں..........۲۵۳
مسلح افراد کا خوف..........۲۵۷
جناب زہراؑ کو مارنا ایک ذاتی مسئلہ تھا..........۲۶۱

فدک ایک سیاسی مسئلہ..۲۶۳
حاضرین کی ذمہ داری اور جناب زہراؑ کی نجات..........................۲۶۶

آٹھویں فصل

یہاں اور وہاں سے (کچھ متفرق باتیں)..۲۶۹
کیا مدینہ کے گھروں میں دروازے ہوتے تھے؟..................................۲۷۱
حملہ آور گھر میں داخل نہیں ہوئے..۲۷۵
مجھ سے روایت نقل نہ کرو..۲۷۶
میں نہیں کہتا بلکہ حضرت علیؑ کہتے ہیں..۲۷۷
کیا جناب زہرا کو مارنے کی روایت خود ان سے سنی؟..........................۲۷۸
نظام کا لعن وطعن..۲۷۸
کتاب المعارف میں تحریف..۲۷۹
نفی محتاج دلیل..۲۹۱
کیا آپ کے نزدیک پہلو کا شکستہ ہونا ثابت ہے؟..........................۲۹۳
کیا ایک حادثہ کے نتیجے میں محسن سقط ہوئے؟..........................۲۹۸
کیا جناب زہراؑ کا گریہ جزع وفزع تھا؟..۳۰۱
بیت الاحزان..۳۰۲
بیت الاحزان نقصان دہ ہے نہ کہ فائدہ مند..۳۰۷
گریہ کی ممانعت نہیں بلکہ باطل امور پہ گریہ وزاری منع کیا..........................۳۰۸
میت پر گریہ کی ممانعت..۳۰۹
توریت میں مردہ پر گریہ کی ممانعت..۳۱۲

نویں فصل

دروازہ کے کیل کی داستان..۳۱۶
کیل کا واقعہ..۳۱۸
بغداد کے بزرگ عالم دین تنقید کے آئینہ میں..۳۱۹
انداز بیان..۳۲۰
قاعدہ کی غلطیاں..۳۲۲
ملک شاہ جاہل علم کا دلدادہ..۳۲۳
حماقت اور کم عقلی..۳۲۴
ملک شاہ اور اسکے وزیر کی ہلاکت..۳۲۴
شرکت کرنے والے کون لوگ تھے..۳۲۵
خلافت یا امامت..۳۲۶
نا قابل توجیہ تناقضات..۳۲۷
خلاصہ کتاب..۳۴۰
منابع و مآخذ..۳۴۶

پیش لفظ

اس کتاب میں ان مسائل کے بارے میں تحقیق وگفتگو کی گئی ہے جوحضرت فاطمہ زہرا(س) کی زندگی کے آخری حصہ کی مظلومیت سے مربوط ہیں اوران مظالم کے بارے میں بھی جورسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعدآپ پرڈھائے گئے،نیزان واقعات کوبھی ذکرکیا گیاہے جوکسی نہ کسی طرح آپ(س) سے مربوط ہیں.

ان واقعات اورمسائل کوجس انداز سے کتابوں میں بیان کیا گیاہے یہ ہمارے لئے محرّک بنا کہ ہم ان مسائل کوصاف وشفاف اورواضح انداز میں بیان کریں البتہ ہماری نظر میں یہ بہتر اور مناسب ہے کہ ان اہم مسائل کی تحقیق اوران مبحث کا آغاز کرنے سے پہلے ہم محترم قارئین کی خدمت میں علمی تحقیق کے بارے میں چند ایسے مطالب اورنکات کوپیش کریں جن کا جاننا بہت ضروری ہے.اس سے پہلے ہم نے بعض مسائل کواپنے ایک مقالہ میں (لست بفوق ان اخطی) کے عنوان سے لبنان میں نشرکیاہے ان مسائل کی اہمیت کودیکھتے ہوئے اوراس بات کوپیش نظر رکھتے ہوئے کہ ممکن ہے ہمارے قارئین کیلئے اس مقالہ تک دست رسی نہ رہی ہواوران کی نگاہ سے یہ مقالہ نہ گذراہو، ہم چند جدیدنکات کے ساتھ ان مسائل کویہاں پردوبارہ بیان کرتے ہیں۔

﴿۱﴾اس کتاب میں جن مسائل پرتنقید کی گئی ہے یاان کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے وہ مختلف مقالات،تحریروں اورریڈیو وٹیلی ویژن یااخباری انٹرویوز میں آئے ہیں۔ہم نے جذبات و احساسات کوملحوظ نظر رکھتے ہوئے ان مسائل کوپیش کرنے والے یابات کے کہنے والے کانام لینے سے

پرہیز کیا ہے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ کسی کے دل میں تھوڑی سی بھی تشویش یا کوئی خدشہ پیدا ہو۔

پہلے بھی ہم سب سے محبت رکھتے تھے اور یہ سب کے ساتھ اچھے اور دوستانہ تعلقات کے خواہاں تھے اور اب بھی ایسا ہی ہے اور ہم سب کیلئے اچھی اور نیک تمنّا رکھتے ہیں۔

اگر بعض مسائل کی وضاحت کرنا واجب نہ ہوتا تو ہم اب بھی اپنی اس تحقیق کو نشر نہ کرتے۔ اب اگر کسی کا دل دھک دھک کرے اور اس کے دل میں جو چور ہے سو زبان پر آئے اور وہ اس محاورہ ''کاد المریب ان یقول خذونی'' کے مطابق ہماری تنقید کا نشانہ خود کی شخصیت کو قرار دے تو یہ مسئلہ خود اس کے ساتھ مربوط ہے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ اس طرح سے نہ سوچے کیونکہ ہمارا مقصد اس شخص پر تنقید کرنا نہیں بلکہ اس بات پر تنقید کرنا ہے جو کہی گئی ہے۔

﴿۲﴾ کبھی کبھی علمی میدان میں آپ دیکھتے ہیں کہ ایسے افراد کا سامنا ہوتا ہے جو معرفت اور کلچر و تمدن کے دعویدار تو ہوتے ہیں اور مختلف القاب و عناوین بھی اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہیں لیکن وہ نظریاتی طور پر اپنے مخالفوں اور تنقید کرنے والوں کی شخصیتوں کو مجروح کرنے کیلئے مسلسل حملے کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے ہی افراد میں سے ایک شخص یزید ابن معاویہ (لعنۃ ا...علیہ) کی مدد کیلئے اٹھتا ہے اور لعنت کرنے کو لعنت کرنے والوں کی برائی گمان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے: یہ محافل بعض جوانب سے سب ولعن سے دوچار ہو جاتی ہیں لہذا صرف شمر لعین کی لعنت پر اکتفاء نہیں کیا جاتا بلکہ معاویہ، یزید اور بنی امیہ کو بھی اس زمرہ میں شامل کیا جاتا ہے کیونکہ ان پر لعنت کرنے کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔(۱)

ہمیں اگر ایسے افراد کا سامنا ہو تو نہ فقط ہم ان سے خوفزدہ نہ ہوں گے بلکہ ضرورت محسوس ہوئی یا اپنی شرعی ذمہ داری سمجھی تو ان کی افکار کے مقابلہ میں سخت موقف اختیار کریں گے اور اس

---

(۱) جریدۃ السفیر، ۱۹۹۶/۶/۲۷م

تالیف کی مانند کتاب لکھیں گے جس میں مختلف موضوعات پر حقیقت پسندانہ اور علمی انداز سے تحقیق و جستجو کی گئی ہو جو بلا وجہ کے شور شرابہ اور جدل سے دور ہو اور ان کے نظریات پر تنقید کریں گے۔ کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ دین وعقیدہ اور اہل بیتؑ کے مسائل میں کسی قسم کی نرمی اور مصالحت کی گنجائش نہیں۔ اس راہ میں ہم کسی قسم کی بے جا باتوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور ایسی باتوں کو ہم سراب سمجھتے ہیں جو فریب کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔

((ولیحق اللہ الحق بکلماتہ ویبطل کیدا لخائنین))

﴿۳﴾ بعض افراد کا نظریہ یہ ہے کہ مختلف افکار کے بارے میں تحقیق اور ان پر تنقید صاحب افکار کی رسوائی کا سبب بنتی ہے، پس ضروری ہے کہ ان کی غلطیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے ان کو بیان کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ ہم ان کے جواب میں یہ کہتے ہیں:

(۱) اگر افکار کے بارے تحقیق اور ان پر تنقید رسوائی کا سبب بنتی اور تعمیری تنقید بھی ممنوع ہوتی تو ضروری تھا کے ابتداء اور اساس ہی سے علم ومعرفت کے دروازے بند کر دیے جاتے حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پوری تاریخ میں مختلف نظریات پر تحقیق وتنقید کرنا حتیٰ کہ بزرگوں کے افکار پر بھی تنقید کرنا علماء اور متفکرین کی بہت روشن خصوصیت میں سے ہے اور بالخصوص مکتب اہل بیتؑ کی پیروی کرنے والوں کی خصوصیات میں سے ہے۔

(۲) وہ افشاء جو ممنوع ہے۔ شخصی مسائل کا اور شخصی نقائص کا فاش کرنا ہے۔ نہ کہ حقیقت کو واضح کرنے والی تعمیری تنقید اور افراد کے نظریاتی وعقائدی اشتباہات کو بیان کر کے اس کی اصلاح کرنا۔ عقائد ونظریات کی اصلاح، وہ مسئلہ نہیں جہاں پر اشخاص کی حرمت کا خیال رکھا جائے اور ان پر تنقید کرنا ممنوع ہو، خصوصاً ایسی صورت میں جب کسی شخص کا اشتباہ لوگوں کے عقائد، دینی امور اور اعتقادی مسائل میں خدشہ کا سبب بن رہا ہو لوگوں کے دین کی حفاظت زیادہ سزاوار ہے اور زیادہ واجب ہے۔

اس شخص کی حرمت کی حفاظت سے جو لوگوں کے اعتقادات میں انحراف کا باعث بنا ہو، یا

ان کے اعتقادات میں خدشہ پیدا کرے۔

(۳) کسی نظریہ پر تنقید کرنا نہ ہی کوئی جرم ہے اور نہ افشا گری بلکہ دقت و تدبر کے بغیر دینی، مذہبی اور تاریخی مسائل کو پیش کرنے پر اصرار کرنے اور طبیعی حد سے بیان کرنے میں تجاوز کرنا وہ چیز ہے جو خود اس کی رسوائی کا سبب بنتی ہے۔

﴿۴﴾ بعض افراد یہ گمان کرتے ہیں کہ چند مسلم مذہبی اصولوں پر اعتراض کرنا فکر و نظر اور تمام تاریخی ثقافت میں جدت ہے لیکن درحقیقت وہ اپنے اس کام کے ذریعہ عموماً ان شبہات اور امور کو بیان کرتے ہیں جن کو گذشتہ زمانہ میں دوسرے لوگ بیان کرتے رہے ہیں بلکہ شیعوں پر اعتراضات اور تنقید میں اکثر لوگ ان شبہات میں سے بعض چیزیں اب تک بیان کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی مختلف تالیفات میں جہاں وہ اپنے کلاسی و مذہبی دلائل واحتجاج کو پیش کرتے ہیں وہاں ان کی گفتگو میں یہ شبہات نظر آتے ہیں جیسا کہ ایک باخبر محقق کے لئے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔شیعہ امامیہ نے ان شبہات واعتراضات کے الحمدللہ پوری ذمہ داری کے ساتھ جواب دیئے ہیں۔

﴿۵﴾ ایسی باتیں جن کو ہم کئی بار سن چکے ہیں یا پڑھ چکے ہیں کہ لوگوں کو مسائل کے بیان سے نہیں ڈرنا چاہیے۔بے شک قرآن کریم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں شکوک وشبہات ایجاد کرنے والوں کی باتوں کو ہمارے لئے نقل کیا ہے۔اگر قرآن کریم ان کی دشمنی کو بیان نہ کرتا تو ہمیں کس طرح پتہ چلتا کہ وہ رسول کریم کو دیوانہ، جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے؟

ہم کہتے ہیں:

ایک: ان دشمنوں کا یہ کہنا کہ پیغمبرؐ دیوانہ، جادوگر اور کاذب ہیں یہ کوئی ان کی فکر ونظر نہ تھی بلکہ یہ تو فقط سب وشتم اور نبی اکرمؐ کی اہانت تھی جسے انہوں نے پیغمبرؐ کے خلاف اپنی تبلیغاتی جنگ میں ایک حربہ کے طور پر استعمال کیا تھا ورنہ تو وہ خود یہ سب دوسروں جانتے تھے کہ وہ جو کچھ نبیؐ کے خلاف کہہ رہے ہیں وہ باطل اور جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

دوسرے:۔مختلف سوالات اور شکوک وشبہات کا ایجاد کرنا یا سب وشتم اور نبیؐ یا کسی اور دوسری شخصیت پر تہمتیں لگانا یا ناروا باتوں کو ان سے منسوب کرنا کوئی فکر ونظر نہیں ہے چہ جائیکہ اسے جدید فکر یا فکری حیات سے تعبیر کیا جائے۔

تیسرے:۔جب بھی قرآن کریم ان کی گفتگو کو بیان کرتا ہے تو اسے رد کرنے کے لئے اور بے اہمیت بتانے کے لئے بیان کرتا ہے اور یوں ہی اسے فقط بیان کر کے ہوا میں معلق نہیں چھوڑ دیتا۔ کہ عام لوگ جن کی معرفت کمزور ہوتی ہے اور دقت وعمیق فکر کے ساتھ ایسی گفتگو کی ہستی و برائی کو درک نہیں کر سکتے، وہ وسوسہ اور شبہہ کا شکار ہو جائیں۔

﴿۶﴾ بعض افراد یہ کہتے ہیں کہ جب معاشرے میں اندرونی و بیرونی ذرائع سے بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور بدعتوں کا مقابلہ کریں۔اگر عالم نے ایسا نہ کیا تو اس پر لعنت خدا ہوگی جیسا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: (فعلیه لعنة الله) اس پر خدا لعنت کی ہو اور خداوند متعال کا ارشاد ہے:

" ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات و الهدی من بعد ما بیناه للناس اولئک یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون " (۱)

ترجمہ: بے شک جو لوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنھیں ہم نے نازل کیا اس کے بعد چھپاتے ہیں جبکہ ہم یہ کتاب (توریت) میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عملاً اپنے لئے ضروری سمجھا ہے کہ اپنی علمی زندگی میں ان تمام شبہات اور بدعتوں کا علمی استدلال کے ساتھ مقابلہ کریں جو اسلامی معاشرے کے اندر یا باہر سے ظاہر ہو رہی ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان نئی بدعتوں، شبہات اور نئی

---

(۱) البقرۃ: آیت ۱۵۹ ص ۲۱

چیزوں کو ہمارے دین اور افکار میں داخل کر دیا جائے۔

﴿۷﴾ بعض افراد کی دلیل عین دعویٰ ہوا کرتی ہے یعنی اپنے دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہوتی بلکہ ان کی دلیل قطعی درحقیقت وہی دعویٰ ہوا کرتا ہے لہٰذا فکر کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے مقام پر فکر کرے اور اس بات کی جانب متوجہ رہے۔

﴿۸﴾ جب کوئی شخص اپنے گمان میں ان دلائل کو رد کرتا ہے جنہیں علماء نے کسی اعتقادی مسئلہ یا دیگر مسائل میں بیان کیا ہے تو اس کی کامیابی یا ناکامی سے قطع نظر اگر اس نے کوئی ٹھوس دلیل پیش نہ کی ہو اور یوں ہی گمان کرے کہ اس نے علماء کے دلائل کو رد کیا ہے اور اس وہم وگمان کی بنیاد پر وہ کسی عقیدہ یا نظریہ کو اس بہانے کے ساتھ چھوڑ دے کہ اعتقادی مسائل میں بغیر دلیل کے عقیدہ رکھنا صحیح نہیں ہے مگر اس وقت جب انسان اعتقادی امور میں مقلد بن جائے، تو اس کا یہ بہانہ کسی بھی انسان کی نظر میں قابل قبول نہ ہوگا۔

﴿۹﴾ بعض کا یہ کہنا کہ کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے کو یہ نصیحت کرے کہ وہ اعتقادی، تاریخی اور ایمانی مسائل میں اپنے ان افکار اور انظار کو لوگوں کے سامنے پیش نہ کرے جو علماء مذہب کے اجماع کے خلاف ہوں اگر چہ یہ نصیحت اس ہدف کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو کہ دوسرے کو بڑی مشکل اور سختی میں گرفتار ہونے سے بچایا جائے جب اس کے افکار و انظار کو دین سے خروج سمجھا جائے اور نتیجتاً علماء پر حق چھپانا حرام ہے اور یہ واجب ہو جاتا ہے کہ وہ قطعی دلیل، حجت بالغہ اور مقابلہ بالمثل کی روش سے بلکہ ہر اس شرعی طریقے سے جو مؤثر ہو اس شخص کا مقابلہ کریں تا کہ اس کی افکار کی وضاحت اور اصلاح کی جاسکے۔

﴿۱۰﴾ وہ یہ بھی کہتے ہیں: (بعض افراد اس سے خوفزدہ ہیں کہ اعتقادی اور فکری مسائل کا پیش کرنا گذشتہ علماء کے ساتھ ٹکراؤ کا باعث ہے جو ممکن ہیں کہ صحیح ہوں بھی یا نہ ہوں پھر وہ لوگوں سے یہ کہتے ہیں: اپنی عقل کو کسی کے ہاتھوں فروخت نہ کریں اور اپنے اوپر جمود طاری نہ کریں جیسا کہ آیہ

مجیدہ نے کہا ہے کہ :

(انا وجد نا آبائناعلی امة ؛ و انا علی آثار هم مقتدون)(۱)

ترجمہ: ہم نے اپنے باپ داداؤں کوٹھیک راستہ پر پایا اور ہم ان کے قدم بقدم ٹھیک راستے پر چلے جارہے ہیں۔

کیونکہ ہرنسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عقل وخرد کے مطابق حقائق کو قبول کرنے کی جانب قدم بڑھائے)اس کے بعدوہ اپنے افکاروانظار کے بیان کے لزوم پراس حدیث سے استدلال کرتے ہیں

" اِذا ظهرت البدع فعلى العالم ان يظهرعلمه و الا فعليه لعنة الله "(۱)

ترجمہ:۔ جب معاشرے میں بدعتیں پھیلنے لگیں تو عالم پرواجب ہے کہ اپنے علم کے ذریعہ ان کا مقابلہ کرے ورنہ اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

وہ اس مندرجہ ذیل آیہ مجیدہ کو بھی اپنے نظریات کے بیان کی لزوم کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں:

" ان الذين يكتمون ما انزلنامن البينات و الهدى......"(۲)

ترجمہ: جولوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کوجنہیں ہم نے نازل کیا....ان پر خدابھی لعنت کرتا ہےاور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

---

(۱)سورۃ زخرف آیت۲۲

(۲)سورۃ بقرۃ آیت۱۵۹